آہ! سید ذوالکفل بخاری

رؤف طاہر☆

ابھی تو یارِ طرحدار طاہر جمیل اور وضعدار و سراپا انکسار قاری شکیل کی جدائی کے زخم بھرے نہیں تھے کہ سید ذوالکفل بخاری بھی ایک گہرا گھاؤ دے گئے۔ ۳۹ سالہ سید زادے کی اچانک رحلت کی خبر، جس نے بھی سنی، دل تھام لیا۔ ڈاکٹر عرفان ہاشمی نے فون پر تصدیق چاہی اور ہاں میں جواب پا کر بے ساختہ پکار اُٹھے: خوش درخشید ولے شعلۂ مستعجل بود۔ ڈاکٹر ہاشمی میں مزید کچھ کہنے سننے کا یارانہ تھا۔ بھرّائی ہوئی آواز میں خدا حافظ ہی کہہ پائے اور فون بند کر دیا۔

تقریباً سات سال ہوتے ہیں، سعودی وزارتِ تعلیم نے ابتدائی مدارج سے ہی سعودی بچوں کو انگریزی سکھانے کے لیے پاکستان سے لگ بھگ اڑھائی سو اساتذہ کا انتخاب کیا۔ یہ کالجوں کے نوجوان اساتذہ تھے۔ ان میں سید ذوالکفل بخاری بھی تھے جو ان دنوں ملتان کے ایک سرکاری ادارے میں انگریزی کے لیکچرار تھے۔ برِصغیر کے بے مثل خطیب اور تحریک آزادی میں ''احرار'' کے قافلۂ سالار سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے نواسے...... لیکن یہ محض ''پدرم سلطان بود'' والا معاملہ نہیں تھا۔ ذوالکفل اپنی ذاتی خوبیوں اور صلاحیتوں کے ساتھ خود کو اس عظیم خانوادہ کے لائق و فائق سپوت کہلوانے کے حقدار تھے۔

سعودی عرب ملازمت کے لیے آنے والے اکثر افراد کے ذہن میں حرمین کی قربت کا خیال ہوتا ہے۔ ذوالکفل کو بھی یہی گمان تھا۔ لیکن یہاں ان کا تقرر منطقہ تبوک کے قصبے اُملج میں ہوا۔ مدینہ منورہ سے تقریباً ۳۵۰ اور مکہ مکرمہ سے ۵۰۰ کلومیٹر دور چند ہزار نفوس پر مشتمل یہ ساحلی قصبہ اپنی سرسبزی و شادابی کے باعث خاصا پُرکشش ہے۔ لیکن ذوالکفل کی تشنگی کا سبب کچھ اور بھی تھا۔ یہاں ان کے علمی و ادبی ذوق اور تحقیق و جستجو کے شوق کا سامان نہیں تھا، جب تک فیملی پاکستان میں تھی، وہ ویک اینڈ پر عموماً جدہ کا رخ کرتے۔ نمازِ جمعہ کی حرم مکی میں ادائیگی کے علاوہ ان کا بیشتر وقت طاہر جمیل (مرحوم) کی ادبی بیٹھک میں گزرتا۔ یہاں جدہ کی علمی و ادبی شخصیات سے گفتگو رہتی۔ عمرے کے لیے پاکستان سے آئے ہوئے کسی شاعر یا ادیب سے بھی یہاں ملاقات ہو جاتی۔ جدہ کے بک سٹالز پر پاکستان سے آئی ہوئی کوئی نئی کتاب دستیاب ہوتی تو اسے خرید لیتے۔ ہفتے کے باقی پانچ دنوں کے لیے سیرابی کا اہتمام کر کے واپس اُملج چلے جاتے۔ وہ محکمہ تعلیم پنجاب سے ''طویل رخصت'' پر تھے۔ یوں پاکستان میں ان کی سرکاری ملازمت محفوظ و مامون تھی۔

اُملج کے چھوٹے سے قصبے میں ان کی علمی و ادبی صلاحیتوں کے اظہار اور فروغ کے لیے کچھ نہ تھا۔ کئی بار وطن واپسی کا سوچا، پھر یہ سوچ کر ارادہ ملتوی کر دیا کہ شاید حرمین کی قربت کی تڑپ رنگ لے آئے اور اللہ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کی کوئی صورت پیدا کر دے۔ ۲۰۰۸ء میں ان کے نالوں کا جواب آ گیا۔ مکہ مکرمہ کی اُم القریٰ یونیورسٹی میں انگریزی کے

☆اردو میگزین، جدہ

استاد کی حیثیت سے ان کا انتخاب ہو گیا تھا۔ اُم القریٰ یونیورسٹی میں ملازمت کے لیے نیا ویزہ اسلام آباد میں سعودی سفارت